بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم: ہفتہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۲ محرم ۱۳۹۰ھ - ۲۱ امان ۱۳۴۹ ہش - ۲۱ مارچ ۱۹۷۰ء | نمبر ۶۶

اخبارِ احمدیہ

• ربوہ ۲۰ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ رات کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ حضور ایدہ اللہ کی حرمِ محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے، ثم الحمد للہ۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت وعافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں ؛

• ربوہ ۲۰ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گزشتہ کئی روز سے زیادہ ناساز ہے۔ اختلاجِ قلب، ضعف بار بار پھر ہونے لگا ہے۔ دل ڈوبنے لگتا ہے اور دھڑکن رہتی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے حضرت سیدہ مدظلہا العالی کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین اللّٰھم آمین ؛

• خدام کے لئے کم از کم معیارِ تعلیم یہ ہے:۔

۱۔ قرآن کریم ناظرہ جاننا۔

۲۔ نماز سادہ وباترجمہ۔

۳۔ اپنے دستخط کر سکنا۔

۴۔ قرآن کریم کی آخری دس سورتیں حفظ ہونا۔

اِس معیار پر ہر خادم کا پورا اترنا ضروری ہے۔ قائدینِ مجالس سے التماس ہے کہ وہ باقاعدہ پروگرام کے ذریعہ اپنی مجلس کے تمام خدام کو اِس معیار پر پورا اتارنے کی کوشش کریں ؛

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

• گورنمنٹ کالج (برائے خواتین) ملتان کے مباحثوں اور مشاعرے میں شرکت کے لئے جامعہ نصرت کی طالبات بھی شریک ہوئی تھیں۔ ۲ مارچ کو منعقد ہونیوالے انگریزی مباحثے میں خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے عزیزہ عفت خالق اور عزیزہ لبنیٰ سعید علی الترتیب اوّل اور دوم قرار دی گئیں اور ٹرافی بھی انہی کے حصے میں آئی۔

۳ مارچ کو اردو مباحثہ اور بعد ازاں مشاعرہ ہوا۔ اردو مباحثہ میں عزیزہ حمیدہ مقرر بیسہ سالِ اوّل کو انعام خصوصی کی حقدار قرار دیا گیا اور مشاعرہ میں تیسرا انعام بھی انہی کے حصے میں آیا۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جامعہ نصرت کو ہمیشہ ہی ترقیات سے نوازے۔ آمین ؛ (پریذیڈنٹ یونین)

مجلس مشاورت کے موقع پر چندہ تحریکِ جدید ہمراہ لیتے آئیں

عہدیدارانِ جماعت سے درخواست ہے کہ سال کی آخری تاریخ یعنی ۳۰ شہادت (۳۰ اپریل ۱۹۷۰ء) کا انتظار کرنے کی بجائے وہ کوشش کریں کہ اپنی جماعت کا ہر قسم کا چندہ مجلس مشاورت کے موقع پر مرکز میں پہنچ کر داخل خزانہ کروا دیں۔ اِس طرح ایک تو جماعتیں بقایا دار شمار نہ ہوں گی، دوسرے تبلیغِ اسلام کا کام بہتر طریق سے انجام پائے گا۔

مکرر عرض ہے کہ مشاورت کے موقع پر زیادہ سے زیادہ رقم داخل خزانہ کروانے کا خاص اہتمام فرمایا جائے اللہ تعالیٰ سب کا حافظ وناصر ہو ؛

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

[redacted]

قبولیتِ دُعا کے لئے ضروری ہے کہ اس میں ایک جوش ہو

جس دُعا میں جوش نہ ہو وہ صرف لفظی بڑبڑ ہے حقیقی دعا نہیں

"خدا تعالیٰ نے اس سورۃ فاتحہ میں دعا کرنے کا ایک ایسا طریقہ حسنہ بتلایا ہے جس سے خوب تر طریقہ پیدا ہونا ممکن نہیں اور جس میں وہ تمام امور جمع ہیں جو دعا میں دلی جوش پیدا کرنے کے لئے نہایت ضروری ہیں تفصیل اس کی یہ ہے کہ قبولیتِ دعا کے لئے ضرور ہے کہ اس میں ایک جوش ہو کیونکہ جس دعا میں جوش نہ ہو وہ صرف لفظی بڑبڑ ہے حقیقی دعا نہیں مگر یہ بھی ظاہر ہے کہ دعا میں جوش پیدا ہونا ہر ایک وقت انسان کے اختیار میں نہیں بلکہ انسان کے لئے اشد ضرورت ہے کہ دعا کرنے کے وقت جو امور دلی جوش کے محرک ہیں وہ اس کے خیال میں حاضر ہوں اور یہ بات ہر ایک عاقل پر روشن ہے کہ دلی جوش پیدا کرنے والی صرف دو ہی چیزیں ہیں۔ ایک خدا کو کامل اور قادر اور جامع صفاتِ کاملہ خیال کر کے اسکی رحمتوں اور کرموں کو ابتداء سے انتہاء تک اپنے وجود اور بقا کے لئے ضروری دیکھنا اور تمام فیوض کا مبداء اُسی کو خیال کرنا دوسرے اپنے تئیں اور اپنے تمام ہم جنسوں کو عاجز اور مُفلس اور خدا کی مدد کا محتاج یقین کرنا۔ یہی دو امر ہیں جن سے دعاؤں میں جوش پیدا ہوتا ہے اور جوش دلانے کے لئے کامل ذریعہ ہیں۔ وجہ یہ کہ انسان کی دعا میں تب ہی جوش پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ اپنے تئیں سراسر ضعیف اور ناتوان اور مددِ الٰہی کا محتاج دیکھتا ہے اور خدا کی نسبت نہایت قوی اعتقاد سے یہ یقین رکھتا ہے کہ وہ بغایت درجہ کامل القدرت اور رب العالمین اور رحمٰن اور رحیم اور مالک امر مجازات ہے۔ اور جو کچھ انسانی حاجتیں ہیں سب کا پورا کرنا اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ سو سورہ فاتحہ کے ابتداء میں جو اللہ تعالیٰ کی نسبت بیان فرمایا گیا ہے کہ وہی ایک ذات ہے کہ جو تمام محامدِ کاملہ سے متصف اور تمام خوبیوں کی جامع ہے۔ اور وہی ایک ذات ہے جو تمام عالموں کی رب اور تمام رحمتوں کا چشمہ اور سب کو ان کے عملوں کا بدلہ دینے والی ہے۔ پس اِن صفات کے بیان کرنے سے اللہ تعالیٰ نے بخوبی ظاہر فرما دیا کہ سب قدرت اُسی کے ہاتھ میں ہے اور ہر ایک فیض اس کی طرف سے ہے اور اپنی اس قدر عظمت بیان کی کہ دُنیا اور آخرت کے کاموں کا قاضی الحاجات اور ہر ایک چیز کا علّت العلل اور ہر ایک فیض کا مبداء اپنی ذات کو ٹھہرایا جس میں یہ بھی اشارہ فرما دیا ہے کہ اس کی ذات کے بغیر اور اُس کی رحمت کے بدوں کسی زندہ کی زندگی اور آرام اور راحت ممکن نہیں۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۴۲ حاشیہ ۱۱)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۱ - امان ۱۳۴۹ ہش

[redacted]

اِسلام کس طرح غالب آسکتا ہے

(۴)

سوال یہ ہے کہ موجودہ لادینی سے اسلام اگر مقابلہ کرکے فتح پا سکتا ہے تو اسکی کیا صورت ہے۔ ظاہر ہے کہ دنیا میں دوسروں پر غالب آنے کے دو طریق ہیں۔ ایک مادی قوت اور دوسری استدلالی قوت۔ مادی قوت تو مسلمانوں کے پاس مفقود ہے۔ استدلالی قوت باقی رہ جاتی ہے۔ اِس لئے موجودہ زمانہ میں طاقت کے زور سے اسلام کو دنیا پر غلبہ دلانا بظاہر ناممکن نظر آتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اسلامی ممالک کو اپنی فوجی اور سیاسی قوت نہیں بڑھانی چاہیئے۔ ہم یہاں جس غلبہ کا ذکر کر رہے ہیں وہ وہی غلبہ ہے جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اور جو اس نے بار بار قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے۔ مثلاً

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ
لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝

وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے خواہ مشرک کتنا ہی ناپسند کریں۔ (سورہ صف ۱۰)

اِس آیہ کریمہ سے ظاہر ہے کہ آخرکار اسلام کو دُنیا پر غالب آکر رہنا ہے آج دُنیا میں ہر طرف مذہبی خلاء پیدا ہو چکا ہے اور جس طرح کسی جگہ سے ہَوا نکل جانے سے خلاء پیدا ہو جاتا ہے تو دوسری جگہ سے ہَوا اس خلاء کو پُر کر دیتی ہے اسی طرح موجودہ مذہبی خلاء جو دُنیا میں پیدا ہوگیا ہے اس کو پُر کرنے کے لئے خالص مذہب ہی آگے آ سکتا ہے۔ اس وقت حقیقت یہ ہے کہ دنیا اسلام کے لئے آغوش وا کر چکی ہے۔ دیگر تمام مذاہب پراگندہ ہو چکے ہیں ان کی بنیادیں گر چکی ہیں۔ چنانچہ ایک بھی الہامی کتاب سوا قرآن کریم کے اپنی اصلی حالت پر نہیں ہے۔ دنیا میں مذہبی خلاء اسی وجہ سے پیدا ہُوا ہے کہ تمام ادیان اپنی حقیقت کھو چکے ہیں اور اپنی بنیادیں کھوکھلی کر چکے ہیں مگر اسلام اپنی اصلی صورت میں قرآن و سنّتِ نبوی اور اعمالِ صالحین میں ہر وقت تازہ بتازہ موجود ہے۔

یہ کوئی خیالی بات نہیں ہے خود قرآن کریم نے یہ پیشگوئی کی ہے کہ

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝

یعنی اللہ تعالیٰ اسلامی تعلیمات کی خود حفاظت کرے گا۔ چنانچہ اس کی تشریح حدیث مجدّدین میں اس طرح کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسلام کے احیاء کے لئے مجددین مبعوث کرتا رہے گا۔ اسلام کی تاریخ اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر شاہد عادل ہے۔ اگر ہم مسلمانوں کی دینی تاریخ کو پیشِ نظر رکھیں تو معلوم ہو سکتا ہے کہ ربانیین ہر زمانہ میں اسلام کو تازہ بتازہ رکھتے آئے ہیں۔

یہاں ہم ایک بار پھر اعادہ کرتے ہیں کہ اسلامی ممالک یا اہلِ علم حضرات اپنی حفاظت اور اسلام کی حفاظت کے لئے جو کچھ کر رہے ہیں اس پر ہمیں اعتراض نہیں ہے سوا اس کے کہ انہیں اس بات سے محتاط رہنا چاہیئے کہ وہ خالی خولی اور کھوکھلی نعرہ بازی سے بچیں اور موجودہ سیاسی طریقِ کار سے پرہیز کریں۔ اسلام نے جہاں خاص اور بہترین لائحہ عمل تجویز کیا ہے۔ اور یہ وہی ہے جس کا ہم اشارہ کر چکے ہیں۔ قرآن کریم میں غلبۂ اسلام کا جہاں ذکر ہے وہاں یہ نہیں کہا گیا کہ یہ غلبہ سیاست یا مادی قوت کے ذریعہ ہوگا بلکہ وہاں "رسالت" پر زور دیا ہے۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ

یعنی اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے کہ مَیں اور میرے رسول ہی غالب آئیں گے

اب اللہ تعالیٰ سے طاقت میں کون مقابلہ کر سکتا ہے۔ اگر وہ چاہے تو موجودہ بڑی اقوام کی ایٹمی قوتوں کو ایک پل میں تہس نہس کر کے رکھ دے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا ارادہ اور مقصد کچھ اور ہے۔ (باقی)

حدیث الرسول صلے اللہ علیہ وسلم

ایمان اور اس کے ارکان

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْزَقَ رُكْبَتَهٗ بِرُكْبَتِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ۔ الحدیث

(ترمذی کتاب الایمان باب فی وصف جبریل النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم الایمان والاسلام ص ۸۵/۲)

حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ کے پاس ایک آدمی آیا جس کے کپڑے بہت سفید تھے اور بالوں کا رنگ سیاہ تھا نہ وہ مسافر لگتا تھا اور نہ ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا وہ آیا اور آنحضرت کے گھٹنے کے ساتھ اپنے گھٹنے ملاکر باادب بیٹھ گیا اور عرض کیا۔ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ایمان کسے کہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تُو اللہ پر اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ یوم آخرت کو مانے اور خیر اور شر کی تقدیر اور اس کے صحیح صحیح اندازے پر یقین رکھے۔

(۲)

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ اَوْ بِضْعٌ وَسِتُّوْنَ، شُعْبَةً: فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَآءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِيْمَانِ "

(بخاری کتاب الایمان باب امور الایمان الخ ص ۶/۱ - مسلم ص ۲۹/۱-۱)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کی کچھ اوپر ستّر یا کچھ اوپر ساٹھ شاخیں ہیں۔ ان میں سب سے افضل لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا ہے اور ان میں سے کم تر راستے میں سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹانا ہے اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

جماعت ہائے احمدیہ غانا کا ۴۵ واں جلسہ سالانہ

-۰ چھ ہزار سے زائد افریقن احمدی احباب کا عظیم الشان اجتماع

-۰ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، وکیل التبشیر صاحب اور وزیر اعظم غانا کے خاص پیغامات

-۰ وزراء حکومت اور سفارتی نمائندوں کی شرکت -۰ علمی اور دینی تقاریر -۰ مالی قربانی کا قابل رشک مظاہرہ

مرتبہ شاہد احمد صاحب قریشی

جماعت ہائے احمدیہ غانا کا ۴۵ واں عظیم الشان جلسہ سالانہ ہمارے مرکز سالٹ پانڈ میں بتاریخ ۸-۹-۱۰ صلح / جنوری ۱۳۴۹ ہش / ۱۹۷۰ء منعقد ہوا۔ ان تین بابرکت دنوں میں احباب جماعت نے باجماعت تہجد و دیگر نمازوں کا التزام رکھا۔ اہم دینی و علمی تقاریر سے مستفید ہوئے اور حضرت اقدس سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام سنکر اپنے ایمانوں کو بڑھایا۔

ان تین بابرکت دنوں میں ۶ اجلاس ہوئے جن میں ۱۲ اہم دینی و علمی تقاریر ہوئیں۔ اس کے علاوہ کئی معزز مہمانوں نے بھی حاضرین سے خطاب کیا۔ مزید براں احباب کرام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی۔

افتتاح۔

مورخہ ۸ صلح بروز جمعرات پونے نو بجے صبح جلسہ کا افتتاح الحاج مولوی عطاء اللہ کلیم صاحب امیر و مشنری انچارج غانا نے اللہ تعالیٰ کے حضور لمبی دعا سے کیا۔ آپ نے افتتاحی تقریر میں فرمایا۔ کہ جماعت غانا کو قائم ہوئے آج قریباً پچاس سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ۴۵ ویں کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی روشامل حال رہی ہے۔ اور احباب جماعت کو قربانیوں کی توفیق ملتی رہی۔ آئندہ کے لئے بھی احباب کرام کو جماعتی ذمہ داریوں کا پورا پورا احساس کرنا چاہیئے۔ خصوصاً اس لئے بھی کہ نئے بدلتے ہوئے حالات کی وجہ سے مسلمانوں اور احمدیوں پر عظیم بوجھ ذمہ داری کا آن پڑا ہے۔ ایک خلا ہے جو احمدیوں کو اپنے علم اور عمل سے پُر کرنا ہے۔ حکومت کے ساتھ ہر طرح تعاون کرنا ہے۔ نیز ارباب اقتدار کو بھی توجہ دلائی کہ مسلمانوں کی جائز مذہبی ضروریات پر توجہ دے۔ مسلمان جو ملکی آبادی کا ایک معتدبہ حصہ ہیں۔ ابھی تک مذہبی تہواروں۔ عیدین وغیرہ کے موقعہ پر تعطیل کی سہولت سے محروم ہیں۔ یہ چھٹیاں مسلمانوں کو ملنی چاہئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا پیغام

جماعت ہائے غانا کی ۴۵ ویں کانفرنس کے موقعہ پر مرکز احمدیت ربوہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر پیغام بھجوایا۔ جو الحاج مولوی عطاء اللہ کلیم صاحب نے پڑھ کر سنایا اصل پیغام بزبان انگریزی تھا اس کا ترجمہ ہدیہ قارئین ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرا دل خوشی کے جذبات سے لبریز ہے۔ یہ جان کر کہ آپ کی ۴۵ ویں سالانہ کانفرنس سالٹ پانڈ میں مورخہ ۸-۹-۱۰ جنوری ۱۹۷۰ء منعقد ہو رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کانفرنس میں برکت ڈالے۔ اور اسے کامیاب بنا دے۔ خدا کرے کہ وہ اپنے بے پایاں رحم اور محبت کے طفیل آپ کو نور اور عقل عطا فرما دے۔ تاکہ آپ اپنی تقریروں اور مباحث میں صحیح رنگ میں ہدایت یافتہ ہوں خدا کرے کہ وہ آپ کو ہمت اور کام کے مواقع عطا فرمائے۔ اور ضرورت پڑنے پر حق اور اسلامی اقدار کے لئے۔ کہ ہم نے پیچھے نہ ہٹنے کی قسم کھائی ہے۔ تکالیف اٹھانے کی برداشت عطا فرمائے ہمیں بھولنا نہ چاہیئے کہ دین اور اسلام کی غرض ہماری مکمل اطاعت امر الٰہی اور مکمل آہنگی راہ الٰہی میں ہے۔ ساری تعریفیں اسی کے واسطے ہیں۔ ہمارا فرض اسی (اللہ) کو اپنانا ہی ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کی صفات اپنے اندر پیدا کرنی اور جذب کرنی چاہئیں۔ خاص طور پر چار اہم ترین صفات جو قرآن مجید کی پہلی سورۃ میں بیان ہوئی ہیں۔ یعنی رب العالمین - الرحمٰن الرحیم - مالک یوم الدین یعنی وہ تمام جہانوں کا رب ہے۔ بے حد کرم کرنے والا بار بار رحم کرنے والا ہے وہی جزا سزا کے وقت کا مالک ہے۔ ان صفات کا عمیق مطالعہ کرنے پر ہمارا دل اچانک انتہائی مسرت و انبساط سے چلا اٹھتا ہے۔ کہ اے ہمارے خدا ہم تیری ہی پرستش کرتے ہیں۔ اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ اصل عبادت یہ ہے کہ ہم اپنے اندر الٰہی صفات جذب کر لیں۔ الٰہی صفات ہی ہمارا لباس بن جائیں۔ اور ہم انہی صفات کے رنگ میں رنگین ہو جائیں۔ یہاں تک کہ شئے لامحض اور عاجز ہم ہیں۔ اس (اللہ) سے الگ ہماری شخصیت ہی باقی نہ رہے۔ اور ایک قسم کی موت ہم پر حاوی ہو جاوے ہم الٰہی خصوصیات میں ڈوب جائیں۔ اور اس کی خوبصورتی اور مہربانی کا زندہ نمونہ بن جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"کمالِ عبد انسان کا یہی ہے کہ تخلقوا باخلاق اللہ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو جاوے اور جب تک اس مرتبہ تک نہ پہنچ جاوے نہ تھکے نہ ہارے۔ اس کے بعد خود ایک کشش اور جذب پیدا ہو جاتا ہے۔ جو عبادتِ الٰہی کی طرف اسے لے جاتا ہے اور وہ حالت اس پر وارد ہو جاتی ہے جو یفعلون ما یؤمرون کی ہوتی ہے۔" (ملفوظات جلد دوم ص۱۲)

اس ضمن میں آیت ایاک نعبد و ایاک نستعین ہمیشہ ہی ہمارے مدنظر ہونی چاہیئے آیت کا مطلب یہ ہے کہ اے خدا ہم تیری ہی پرستش و عبادت کرتے ہیں۔ اور ہر لحظہ تیری ہی مدد کے طلبگار رہیں۔

صحیح اور اصل عبادت کرنے کے قابل بننے کے لئے بھی ہم اللہ تعالیٰ کی مدد کے ہی محتاج ہیں۔ اسی کی ہدایت کے اور رحمت کے ضرورتمند ہیں۔ لہذا ہمیں یہ عادت بنانی چاہیئے۔ کہ اسی کی طرف جھکیں تا وہ ہمیں اور ہماری اولادوں کو۔ کہ سب عاجز بندے ہیں توفیق بخشے کہ اس کی رضا اور محبت کے راستوں پر چلیں۔

امین

مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث
۱۸ دسمبر ۱۹۶۹ء ربوہ پاکستان

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کا پیغام

دوسرا پیغام جو خاص اس تقریب کے لئے ربوہ سے موصول ہوا۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر وکیل الاعلیٰ کی جانب سے تھا۔ آپ نے پیغام میں فرمایا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برادرانِ کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

یہ معلوم کر کے کہ آپ ۴۵ ویں سالانہ کانفرنس منعقد کر رہے ہیں۔ مجھے انتہائی خوشی ہوئی ہے اور میں اس کی کامیابی کے لئے دعا گو ہوں۔ تبلیغِ اسلام کے لئے اور جماعتی ترقی کے لئے جماعت غانا نے ۴۵ سال تک استقلال سے سعی کی ہے۔ یہ مسلسل کوشش بذات خود بہت عمدہ کام ہے۔ اور اس کے لئے میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہوں۔

میں اس بات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ آج سے چودہ ماہ بعد جماعت غانا ۵۰ سال پورے کرے گی۔ یعنی غانا میں قیام جماعت احمدیہ اور اس کے تبلیغ اسلام کے پروگرام کو پوری نصف صدی گزر جائے گی۔ ہماری جماعت کے لئے یقیناً یہ بہت اہم دن ہوگا۔ اور میرے خیال میں یہ دن شایانِ شان طور پر منانا چاہیئے۔

لیکن چودہ ماہ کا عرصہ کوئی ایسا لمبا نہیں، بہت جلد گزر جائے گا۔ لہذا ابھی سے مساعی شروع کر دیں۔ کہ کوئی ایسا ٹھوس کام انجام دیا جو (آئندہ کانفرنس کے موقعہ پر) آپ بطور خاص پیش کر سکیں۔ اور ساری جماعت اس پر فخر محسوس کرے لٹریچر کے میدان میں اگر آپ قرآن مجید اور اسلامی اصول کی فلاسفی کا مناسب ملکی زبان میں ترجمہ شائع کر سکیں تو بہت مناسب رہے گا۔ اسی طرح دوسرے میدانوں میں بھی ٹھوس کام انجام پانا چاہیئے۔ آپ احباب کو ان خطوط پر سوچنا چاہیئے۔ امید ہے

فرمانِ خداوندی

عدل و احسان

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ (النحل)

اللہ تعالیٰ یقیناً تمہیں عدل و احسان کرنے کا حکم دیتا ہے

اَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ (الحجرات)

(اے مومنو! تم) انصاف سے کام لیا کرو۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(قائد تربیت انصار اللہ ربوہ)

کام کرنے چاہئیں۔

گزشتہ پچاس سالوں میں کئے گئے کام کو جانچ کر تحریر میں لے آیا جائے اور ایک خاص اشاعت کی صورت میں ۵۰ سالہ قیام جماعت کا دن منانے کے موقعہ پر پیش کیا جائے۔ تو قابل قدر ہوگا۔ اس کے لئے ابھی سے پروگرام تجویز کرنا اور روپیہ فراہم کرلینا چاہیئے تاکہ آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے یہ یادگار موقعہ ازدیادِ ایمان کا موجب بنے۔

آپ سب جانتے ہیں سالانہ جلسوں کی بنیاد خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ڈالی تھی۔ اپنی تحریرات و ملفوظات میں آپ نے سالانہ جلسوں کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے ہیں۔ دو امور پر آپ نے خاص زور دیا ہے۔

(۱) کہ زیادہ سے زیادہ متبعین ان جلسوں میں شرکت کریں۔ اور کہ

(۲) جلسوں کی کارروائی ایسے طور پر ترتیب پائے اور انجام پذیر ہو کہ شریک ہونے والے اپنے ایمان میں مضبوطی حاصل کریں۔ اخلاقی و روحانی امور میں ترقی کریں۔ اور دل اخوت کے بندھنوں میں بندھ جائیں۔

آپ سب احباب کو یہ امور مدِنظر رکھنے چاہئیں۔ اور ان اغراض و مقاصد کے لئے کام کرنا چاہیئے۔ خداتعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خدا کرے کہ تبلیغ و خدمت اسلام میں آپ کا قدم ہمیشہ بڑھتا چلا جائے آمین

والسلام مرزا مبارک احمد وکیل التبشیر

اجلاس اوّل کی علمی تقاریر

پہلے روز اجلاس اوّل میں مندرجہ ذیل موضوعات پر مقررین نے تقاریر کیں۔

۱۔ "دورِ حاضرہ کے بارہ میں قرآن مجید کی پیشگوئیاں"۔ جناب اسمٰعیل اڈو کماسی

۲۔ "ضرورت قرآن مجید" جناب ملک غلام نبی صاحب ریجنل مشنری، کماسی

۳۔ "اسلام کے خلاف اعتراضات"۔ جناب اسحاق ایل صاحب سالٹ پانڈ

۴۔ "ہماری ذمہ داریاں"۔ جناب مولوی عبدالحق صاحب۔ کماسی

۵۔ "اسلامی معاشرہ کی خصوصیات"۔ جناب عبداللہ بوننگ کماسی

صاحب صدر کی تقریر

اجلاس اوّل کی صدارت آنریبل وزیر مواصلات جناب اردن الیسیکو نے فرمائی۔

آپ نے صدارتی تقریر فرمائی۔ سب سے پہلے تو شکریہ ادا کیا۔ کہ اجلاس اول کی صدارت کا انہیں اعزاز دیا گیا۔ پھر فرمایا کہ آج سے ۴۹ سال قبل جماعت احمدیہ کے پہلے مبلغ کا ورود غانا کی اسلامی تاریخ میں یادگار رہے گا۔ آج تک جماعت احمدیہ نے بے لوث خدمت کی ہے خصوصاً مذہبی اقدار کی ترویج اور باشندوں کی علمی ترقی کے لئے وسیع پیمانے پر سکولوں کا قیام بہت ہی قابل قدر ہے۔ کام شروع کرنے والے پہلے مبلغین نے بہت سی صعوبتیں اٹھائیں۔ لیکن ثابت قدمی اور اخلاص کی وجہ سے بالآخر کامیابی حاصل ہوئی۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اسلام میں بنیادی طور پر بہت ہی اہم چیزیں ہیں۔ پہلی تو ہے کامل یقین۔ بنیادی ارکان و احکام دین پر اٹوٹ یقین اور دوسری ہے عمل کامل۔ جس چیز پر ایمان لے آئے، یقین کامل ہوگیا، اس پر ہر جہت سے کامل طور پر عمل کرنا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت نوع انسان کے لئے ہدایت اور برکت کا موجب ہے۔ اور ہمارے لئے ایک کامل نمونہ۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ غانا میں ایک آزاد معاشرہ ہے۔ ہر ایک کو مکمل آزادی ہے۔ تبلیغ و ترویج کے راستہ میں کوئی روک اور رکاوٹ نہیں ہے۔ عیدین کی چھٹیوں کے بارہ میں فرمایا کہ آپ کی آواز متعلقہ شعبوں تک پہنچاؤں گا۔

دوران تقریر جب آنریبل وزیر مواصلات نے فرمایا کہ خود میرے والد جماعت احمدیہ کے ابتدائی معاونوں میں سے ہیں۔ اور میری والدہ اس وقت بھی سامنے حاضرین کے گروہ میں بیٹھی ہوئی ہیں تو خوشی و مسرت سے حاضرین نے نعرۂ تکبیر اور جماعت احمدیہ زندہ باد کے نعرے بلند کئے۔

اجلاس دوم کی علمی تقاریر

بعد نماز ظہر و عصر اجلاس دوم کی کارروائی شروع ہوئی جس میں مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں۔

۱۔ "ظہور مہدی علیہ السلام"۔ جناب معلم مومن دا

۲۔ "حضرت احمد مسیح موعودؑ بحیثیت کاسر صلیب" ـ جناب عبدالحکیم صاحب سالٹ پانڈ

۳۔ "زکوٰۃ اسلام کا ایک بنیادی اصل" جناب عبدالوہاب بن آدم صاحب یجی غان (باقی)

چندہ سائنس بلاک جامعہ نصرت ربوہ

—— حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی ——

سائنس بلاک جامعہ نصرت جس کی منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۶۸ء کے موقعہ پر مرحمت فرمائی تھی اس شرط کے ساتھ کہ تعمیر کا نصف خرچ یعنی ۷۵ ہزار روپے احمدی مستورات برداشت کریں۔ اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے ۸ مارچ کو رکھ دی ہے۔ تعمیر کا کام تیزی سے جاری ہے۔ کلاسز کا اجراء کیا جا چکا ہے اب ضرورت ہے کہ بہنیں جلد از جلد اپنی ذمہ واری پوری کریں۔

اس وقت تک صرف اکیس ہزار روپے جمع ہوئے ہیں اور چوّن ہزار روپے جمع کرنے ہیں۔ یہ کوئی اتنی بڑی رقم نہیں کہ جس کے جمع کرنے کے لئے کئی سال درکار ہیں ہم نے بہت سے اور کام بھی کرنے ہیں۔ ہماری بہنوں اور لجنات کو پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اس سال کے اختتام پر یہ چندہ پورا ہوجائے۔ اگر تین تین سو روپیہ صاحب حیثیت خواتین ادا کریں۔ تو صرف ان کی ایک معقول تعداد سے یہ رقم پوری ہوسکتی ہے۔ ابھی تک صرف اٹھارہ اصحاب و خواتین نے تین سو روپیہ اس سلسلہ میں دیا ہے۔ اور یہ تعداد بہت کم ہے۔ ہر بڑے شہر میں خاصی تعداد ایسی مستورات کی نکل سکتی ہے۔ جو تین سو روپے ادا کرسکتی ہیں۔ صرف ضرورت ان پر اس چندہ کی اہمیت واضح کرنے کی ہے۔ میرے گزشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل کی طرف سے چندہ وصول ہوا۔

۱۔ لجنہ کھاریاں ۱۷ روپے

۲۔ عابدہ صاحبہ اہلیہ عبدالقادر صاحب پرنسپل ٹیکنیکل کالج نواب شاہ ۱۰۰۰ روپے

۳۔ لجنہ بشیر آباد اسٹیٹ ۱۰ روپے

۴۔ ممتاز عصمت صاحبہ اہلیہ عبدالخالق صاحب چھٹہ دارالرحمت وسطی ربوہ ۵۰۰/- روپے

۵۔ لجنہ گوجرانوالہ ۲ روپے

۶۔ لجنہ سیالکوٹ ۵۲ روپے

امتحان لجنات اماءاللہ معیار اوّل و دوم

تمام لجنات کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ سالِ رواں کا دوسرا امتحان اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں ہوگا۔ ہر دو معیاروں کا نصاب درج ذیل ہے۔ لجنات ابھی سے تیاری شروع کرادیں اور کتب مرکز سے منگوالیں۔

معیارِ اوّل۔ (۱) سورۂ فاتحہ کی تفسیر صفحہ ۱۰۱ سے صفحہ ۲۰۰ تک (از حضرت مسیح موعودؑ)

(۲) دعائیں اور اسمائے الٰہی مطابق معیار دوم

معیارِ دوم۔ (۱) قرآن مجید پارہ نمبر ۱۴ باترجمہ

(۲) کتاب برکات الدعاء (از حضرت مسیح موعودؑ)

(۳) مندرجہ ذیل دعائیں

(الف) مشکلات دور ہونے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْکِ الشَّقَآءِ وَ سُوْءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَآءِ

(ترجمہ) اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں تکلیف کی بلا سے اور بدبختی کے آنے سے بُرے فیصلہ سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔

(ب) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ

(ترجمہ) اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اس کی محبت جو تجھ سے محبت کرے۔ اور ایسا عمل جو تیری محبت تک پہنچا دے۔

ج۔ پہلے امتحان کے علاوہ مزید ۲۵ نام (اسمائے الٰہی) باترجمہ۔

(رضیہ درد سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ ربوہ)

ماہ بماہ لازمی چندہ جات کی ادائیگی فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

سکھ مذہب میں خدا تعالیٰ کے جبّار اور قہّار ہونے کا تصور

(از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی)

اسلام اس لحاظ سے دنیا کا ایک مظلوم ترین مذہب ہے کہ اس وقت تک مختلف لوگوں نے اس پر جتنے بھی اعتراضات کئے ہیں وہ سب کے سب غلط اور بے بنیاد ہیں بلکہ بسا اوقات اسلام کی جس بات پر اعتراض کیا جاتا ہے وہ جوں کی توں خود ان کے اپنے ہاں بھی موجود ہوتی ہے۔ اس کی ایک تازہ مثال گورمیت سنگھ ایڈووکیٹ سرسہ ضلع حصار (بھارت) کی تصنیف اسلام اور سکھ ازم ہے سردار صاحب موصوف نے ایک نسخہ مندرجہ ذیل نوٹ کے ساتھ خاکسار کو بھی عنایت فرمایا ہے:۔

With love regards
& admiration
for
Giani Ibadullah Sd.
who is a great scholar
Gurmit Sing Adv.

خاکسار تو ایک طالب علم ہے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف ست بچن پڑھ رہا ہے۔ اور شاید اس کی کماحقہٗ تکمیل اپنی زندگی میں کر سکے۔

سردار گورمیت سنگھ جی نے اپنی کتاب کے ایک مقام پر یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"سکھ گورو صاحبان نے قرآن کریم کے بہت سے الٰہی نام اختیار کرنے مگر انہوں نے اس کا مفصل نام ترک کر دیا۔ فرق یہ ہے کہ سکھ ازم کے نزدیک جیسا کہ گورو نانک جی نے بیان کیا ہے "اللہ تعالیٰ ہمیشہ رحیم ہے" انسان کی بڑی روحانی غلطیوں میں ایک یہ ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کو بجائے محبت کے ایک خوفناک ہستی تصور کر لیا۔

قرآن کریم کے نزدیک بیشک اللہ تعالیٰ عظیم اور رحیم ہے مگر بعض دفعہ غضبناک بھی ہے۔ چنانچہ۔

اھدنا الصراط المستقیم
صراط الذین انعمت علیھم
غیر المغضوب علیھم
ولا الضالین ۵

ڈاکٹر گوکل چند اسلامی تصور الٰہی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ پیغمبر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایسے خدا کو مانتے ہیں جو کوئی شکل نہیں رکھتا۔ جو ماننے والوں کو انعام دیتا ہے مگر جو نہیں مانتے انہیں سزا دیتا ہے"
(اسلام اور سکھ ازم صفحہ ۱۱-۱۲)

اگر سردار صاحب موصوف یہ بات بیان کرنے سے قبل سری گورو نانک جی کی مقدس تعلیم اور دوسرے سکھ گورو صاحبان کے فرمودات کو مدنظر رکھنے کی کوشش کرتے۔ اور گورو گرنتھ صاحب کا سرسری مطالعہ بھی کر لیتے تو ہم پورے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ اس بارہ ہرگز ہرگز اسلام کو مورد الزام نہ ٹھہراتے اور نہ سکھ مذہب سے متعلق یہ لکھتے کہ اس میں خدا تعالیٰ کو مغل تسلیم نہیں کیا گیا اور نہ "جبار" اور "قہار" ہی مانا گیا ہے۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ سکھ مذہب کی مقدس کتب میں خدا تعالیٰ کے "جبار" اور "قہار" ہونے کا تصور ہر جہت کے لحاظ سے موجود ہے۔ مکرم ایڈیٹر صاحب الفضل نے اس سلسلہ میں کیا خوب فرمایا ہے کہ:۔

اگرچہ یہ بات درست نہیں کہ سکھ مذہب میں اللہ تعالیٰ کی جباری اور قہاری صفات کا ذکر اذکار نہیں تاہم اگر اس دوست کا سکھ مذہب سے متعلق یہ تصور صحیح بھی مان لیا جائے تو اس سے سکھ مذہب کی خامی ہی ظاہر ہوتی ہے۔ خوبی ظاہر نہیں ہوتی۔ اگر اللہ تعالیٰ میں بد اخلاق اور بداعمال لوگوں کو سزا دینے کی صفت نہیں تو ایسا خدا کسی اور دنیا کا خدا تو ہو سکتا ہے۔ اس موجودہ دنیا کا خدا نہیں ہو سکتا۔"
(الفضل مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۷۰ء)

ایک اور سکھ ودوان گیانی شیر سنگھ جی نے کافی عرصہ ہوا یہ بیان کیا تھا کہ:۔

"عرب دے ڈاہڈے مسلماناں نے رب دا وجود اک پُر جلال نہایت ڈاہڈا اتے ہیبت ناک شکل والا منیا اے"
(گرمت درشن صفحہ ۴۳)

یہ بھی گیانی جی کے عدم تدبر کا نتیجہ ہے۔ سکھ گورو صاحبان کا نظریہ اس بارہ میں بھی اسلامی نظریہ سے مختلف نہ تھا۔ ایک اور سکھ ودوان نے بیان کیا ہے کہ:۔

"سری کلغید هر نے خالصے وچ بیر اس بھرن لئی پربھو دا بھیانک روپ ہی بھنا بیان کیتا اے"
(رسالہ پھلواڑی جنوری ۱۹۳۶ء)

ایک اور سکھ ودوان پروفیسر شیر سنگھ جی نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"مسلمانی خیال انوسار رب اپنا رحیم تے دیالو ہے کہ رب گناہ گار دے گناہ بخش دیندا اے۔ جے کدے اوہ گناہ گار توبہ نہ بھی کرے۔ پر گورو صاحب رب نوں اینا انہے واہ دیالو نہیں بناندے ..... اوہناں نے کیہا پھیڑے کرماں والے دے گناہ تدہی معاف ہون گے جے اوہ پچھوتاوا کر کے توبہ کرے تے کھائی ارجوئیاں کرکے اگے توں سمجھ کے چلے تے نیک کم کرے جو قرآن شریف وچ کتے کتے رب نوں بدلہ لؤ بھی درسایا گیا ہے۔ پر نتو گوربانی وچ دربالین دے گن تول بالکل پاک اے"
(گورمت درشن صفحہ ۱۴۲)

اپنے پاس سے باتیں بنا کر کسی مذہب پر اعتراض کرنا کوئی پسندیدہ طریق نہیں کہا جا سکتا۔ اسلام کا یہ نظریہ ہرگز ہرگز نہیں کہ اللہ تعالیٰ بغیر توبہ کے بھی کسی کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ بلکہ وہ تو حقیقی اسی کو کہتا ہے جس میں انسان آئندہ کے لئے اپنی اصلاح کرلے اور گناہوں سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرتا رہے۔ سکھ مذہب اور اسلام کا نظریہ اس سے کچھ مختلف نہیں قرآن شریف میں مرقوم ہے کہ

انہ من عمل منکم سوءً ا بجھالۃ ثم تاب من بعدہٖ و اصلح فانہ غفور رحیم ۵
(سورۃ الانعام ع ۶ پ ۷)

اسی مضمون کو گورو گرنتھ صاحب کے مندرجہ ذیل شبد میں بیان کیا گیا ہے کہ

جپا بانگ بجائے سجانی لکھ ارادہ کماوے
کر اپدیش جھڑکے پر جاتی میٹ تپا کل لاوے
پچھلے اوگن بخش لئے پربھ اگے مارگ پاوے
(سورٹھ محلہ ۵ صفحہ ۶۲۳)

پروفیسر صاحب نے دوسری بات بالکل غلط رنگ میں بیان کی ہے اسلام نے اللہ تعالیٰ کے بارہ میں یہی تسلیم کیا ہے کہ وہ اپنے بندوں پر نہایت مہربان ہے اور جب ان کی شرارتیں حد سے بڑھ جاتی ہیں تو وہ انہیں سزا بھی دیتا ہے۔ لیکن اس کی سزا کی غرض بھی ان کی اصلاح ہوتی ہے گورو گرنتھ صاحب میں بھی اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ بداعمال بدکردار۔ اور حق کے دشمنوں کو سزائیں بھی دیا کرتا ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام اسر سنگھار۔ مدھو سودن۔ وغیرہ بیان کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ان صفاتی ناموں کا تعلق حق کے دشمنوں اور بدکرداروں کو برباد کرنے سے ہی ہے۔ جن کی تشریح ہم آگے چل کر بیان کریں گے۔

اسلام نے اللہ تعالیٰ کا جو تصور پیش کیا ہے وہ اپنی ذات میں مکمل ہی نہیں بلکہ مکمل ترین ہے۔ قرآن شریف میں جہاں اللہ تعالیٰ کو رحیم و کریم اور غضب میں دھیما بیان کیا گیا ہے۔ وہاں اس کے "جبار" اور "قہار" ہونے کو بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ:۔

الجبار (سورۃ الحشر ع ۳ پ ۲۸) وھو الواحد القھار (سورۃ الرعد ع ۳ پ ۱۳)

جہاں تک عربی لغات کا تعلق ہے۔ ان میں جبار اور قہار کے معنے غالب۔ مسلط۔ زبردست طاقتوں اور قوتوں والا۔ جوڑنے والا۔ اور قہری تجلیات کا حامل مذکور ہیں اور دنیا کے تمام مذاہب میں اللہ تعالیٰ کی قہری تجلیات کے ثبوت ملتے ہیں۔ کیونکہ جہاں وہ اپنے صداقت شعار اور نیکوکار بندوں کی پشت پناہ بنتا رہا ہے۔ وہاں سچائی کے دشمنوں کو نیست و نابود بھی کرتا رہا ہے اور اس کی ان دونوں صفات کے جلوے کسی نہ کسی رنگ میں ہر مذہب کی تاریخ میں موجود ہے۔ ہندوؤں میں اسی کی مثال ہرناکش۔ راون۔ کنس اور دریودھن وغیرہ کا عبرتناک انجام ہے

مشہور سکھ ودوان سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ نے مہان کوش میں جس کا دوسرا نام انسائیکلو پیڈیا آف دی سکھ لٹریچر ہے۔ جبار اور قہار کے مندرجہ ذیل معنے بیان کئے ہیں:

جبار:۔ قرآن انوسار کرتار دا اک نام
۲۔ پربل۔ زبردست
(مہان کوش صفحہ ۱۵۱۵)

قہار۔ کرتار۔ واہگورو۔ بنیچا دپا مراں اتے قہر کرن والا" (مہان کوش صفحہ ۲۴۰)

سکھ مصنفین نے بھی خدا تعالیٰ کی ان صفات کو بیان کیا ہے۔ چنانچہ مشہور سکھ بزرگ بھائی سنتوکھ سنگھ جی نے ایک مقام پر لکھا ہے کہ:۔

صفت۔ قہار ستار ہے۔
(گورپرتاپ سورج گرنتھ)

اب کون سکھ ودوان یہ باور کر سکتا ہے کہ سکھ مذہب میں جو تصور الٰہی ہے۔ اس میں یہ باتیں شامل نہیں ہیں اور رب العزت کو نربل کمزور ناتواں اور برے لوگوں کو سزا نہ دینے والا تسلیم کیا گیا ہے۔

(باقی)

وقف جدید کیلئے وعدہ جات بھجوانے والی جماعتوں کی چوتھی فہرست

ذیل میں ان جماعتوں کی چوتھی فہرست شائع کی جا رہی ہے۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے توفیق پا کر وقف جدید کے لئے اپنے اپنے وعدہ جات بھجوائے ہیں۔ اب عہدیداران کا فرض ہے کہ باقاعدگی کے ساتھ ان احباب سے وصولی فرما کر وقف جدید کے حساب میں جمع کرا دیں۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

۱۔ جماعت احمدیہ لائل پور	۵۲۷۱-۷۷	(بالغان)
	۱۳۷۸-۹۸	(اطفال)
۲۔ جماعت احمدیہ چک ۶۲ ج ب شرقی	۴۵-۳۷	(بالغان)
	۲۷-۰۰	(اطفال)
۳۔ جماعت احمدیہ بہاولنگر	۲۵۱-۲۵	(بالغان)
	۷۵-۰۰	(اطفال)
۴۔ منڈی حاصل پور	۴۵-۰۰	(بالغان)
	۲۴-۰۰	(اطفال)
۵۔ پیراں غائب	۲۱۷-۰۰	(بالغان)
	۴۲-۰۰	(اطفال)
۶۔ چک ۱۴۵/۱۰-R	۸۵-۰۰	(بالغان)
	۵۲-۰۰	(اطفال)
۷۔ جماعت احمدیہ قبولہ	۲۹۸-۰۰	(بالغان)
	۱۳۸-۰۰	(اطفال)
۸۔ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ	۳۰۳-۰۰	(بالغان)
	۹۶-۰۰	(اطفال)
۹۔ لویری والا	۹۷-۴۳	
۱۰۔ جماعت احمدیہ واہ کینٹ	۱۵۷-۰۰	(دوسری قسط)
۱۱۔ حلقہ گوالمنڈی۔ سول لائن لاہور	۱۰۶۱-۷۶	
۱۲۔ نیلا گنبد لاہور	۲۰۵-۷۲	
۱۳۔ مصری کینال پارک ”	۵۸۴-۰۰	
۱۴۔ معرم پورہ لاہور	۲۶۹-۰۰	(بالغان)
	۹۰-۰۰	(اطفال)
۱۵۔ راج گڑھ چوبرجی ”	۴۸۵-۰۰	(بالغان)
	۷۹-۵۰	(اطفال)
۱۶۔ سنت نگر کرشن نگر	۱۲۲۳-۵۰	(بالغان)
	۲۷۰-۵۰	(اطفال)
۱۷۔ جماعت احمدیہ کراچی	۵۹۲۵-۲۷	(تیسری قسط) (باقی)

شکریہ احباب

ہمارے ابا جان مرزا اعظم بیگ صاحب آف کلانور حال حیدر آباد سندھ کی وفات پر جن دوستوں اور عزیزوں نے تعزیت کی اور تعزیت نامے بھیجے ـــــ ان سب کا ہم سب بہن بھائی بہت بہت شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(مرزا محمد افضل بیگ سلور کاٹن ملز حیدر آباد)

دعائے مغفرت

مکرم عبد الرحیم صاحب آف جہلم (حال مظفر آباد) ۱۰ مارچ ۱۹۶۷ء کو اس دنیا سے رحلت فرما گئے مرحوم عرصہ دراز سے مختلف عوارض سے بیمار چلے آرہے تھے لیکن آزمائش کی یہ گھڑیاں نہایت صبر سے گزاریں۔ اپنے پیچھے سات بچے اور ایک بچی چھوڑی ہے۔ بچی اور بچے زیر تعلیم ہیں۔ احباب جماعت مرحوم کے بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبد الودود طارق بی اے بی ایڈ گورنمنٹ پائلٹ ہائی سکول مظفر آباد آزاد کشمیر)

”ہمیں ہر اہم جگہ پر ہی نہیں ہر جگہ پر مسجدیں بنانی ہوں گی“

امسال تعمیر مساجد ممالک بیرون کی مد میں تسلی بخش رفتار سے چندہ موصول نہیں ہو رہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اکثر احباب کے ذہنوں میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا بیان فرمودہ لائحہ عمل مستحضر نہیں رہا۔ اس لائحہ عمل کی اشاعت بڑی کثرت سے کی جا چکی ہے۔ اور جماعتوں کو بھی اس کی نقول بھجوائی جا چکی ہیں۔ یہ لائحہ عمل ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ لہذا ہمارے عہدیداران جماعت کو چاہیئے کہ اس لائحہ عمل کے مطابق اپنی جماعت کے ہر فرد کو خاص طور پر توجہ دلاتے رہا کریں۔ تاکہ سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعودؓ کے حسب ذیل پاکیزہ خواہش کو پورا ہوتا دیکھ سکیں۔ حضورؓ فرماتے ہیں:۔

۱۔ ”ہمارے ذمہ بہت بڑا کام ہے اور ہم نے تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں۔ یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے۔ اور تمام غیر ممالک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو جائیں“۔

۲۔ ”پس ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ غیر ممالک میں مساجد کے قیام کی اہمیت کو سمجھے اور اس کے لئے ہر ممکن جدوجہد اور قربانی کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرے .... اگر ہماری جماعت کے تمام دوست اس چندہ میں حصہ لینا شروع کر دیں تو ہر سال ایک خاص رقم اس غرض کے لئے جمع ہو سکتی ہے“۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور ہمیں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس پاکیزہ خواہش کو کما حقہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

پتہ مطلوب ہے

مکرم امانت اللہ صاحب سابق صوبیدار فوج جو ۶۳-۱۹۶۲ء میں ایلومینیم کوارٹرز نزد گورا قبرستان کراچی میں رہائش پذیر تھے۔ اگر اس اعلان کو پڑھیں۔ یا اگر کوئی اور دوست ان کا موجودہ پتہ دے سکتے ہوں تو خاکسار کو مطلع کریں۔

ڈپٹی افسر عظیم خان

C-۲۶۸- اے سینیا لائنز کراچی

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری والدہ صاحبہ گزشتہ ڈیڑھ ماہ سے معدہ و جگر کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے سب بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ صاحبہ کو اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے

(محمودہ اختر ٹیچر مس نصرت گرلز سکول ربوہ)

۲۔ احباب میرے اور میرے بہن بھائیوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ امتحانات میں ہمیں نمایاں کامیابی عطا کرے۔ آمین۔

(بشارت احمد فیکٹری ایریا ربوہ)

۳۔ میری بیوی مختلف عوارض سے سخت بیمار ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں

(ملک عبد العزیز گجرات)

۴۔ میں نے بی اے کا امتحان دیا ہوا ہے نیز میرے دو بھائی امسال ایف اے اور میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے“

محمد امان اللہ ناصر قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ

۵۔ خاکسار کا محکمانہ امتحان مورخہ ۱۲؍امان ۱۳۴۹ ہش کو ہو رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت سے نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار عبد الماجد خان لاہور)

حفظِ مراتب کا خیال رکھنا ضروری ہے

وصیت کے لئے بڑی اہم شرط تقویٰ ہے اور تقویٰ اس بات کا متقاضی ہے کہ ہر ایک احمدی دوست جنہوں نے وصیت کی ہے وہ اپنی وصیت کو قائم رکھنے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے علاوہ دیگر امور میں بھی اپنی عملی اصلاح کے مسلسل اور متواتر قربانی کرتے رہیں اور دنیوی ضروریات اور حاجات پر اس کو ترجیح دیتے رہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو وصیت کرنے کی توفیق عطا کر کے دوسرے احمدی دوستوں پر جو فوقیت اور فضیلت بخشی ہے اس کو قائم و دائم رکھنے کے لئے اپنی انتہائی کوشش کرتے رہیں۔ یہاں تک کہ دنیوی ضروریات کے التواء سے انہیں اگر کسی وقت کچھ تنگی اور تکلیف بھی ہو تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اسے برداشت کریں۔ کیونکہ ان کا عہد اور اقرار یہ ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔ اس عہد کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی موصی مومن کے لئے زیبا نہیں کہ مشکلات اور ابتلاؤں کے وقت میں ہمت ہار بیٹھے اور دنیوی ضروریات کے انصرام کے لئے وصیت کے چندہ کی بروقت ادائیگی کو التواء میں ڈال دے۔ اگر وہ چند مرتبہ ایسا کریگا تو اندیشہ ہے کہ اسے بقایا دار بننے کی عادت ہو جائے جو اس کے لئے مشکلات کا موجب ہوگی۔ یہ کوئی خیالی بات نہیں دفتر کے ریکارڈ میں ایسی باتیں موجود ہیں کہ بقایادار دوست اس طرح بقایادار بنتے ہیں۔ اس لئے حصہ آمد کے موصی احباب کو چاہیئے کہ وہ اپنی وصیتوں کا حساب صاف رکھنے کے لئے اپنی ماہوار آمدنی میں سے حصہ آمد کی رقم فوراً الگ کر کے مقامی سیکرٹری صاحب مال کے سپرد کر دیا کریں۔ گویا جس طرح ان کو غیر موصی احباب پر فضیلت حاصل ہے اسی طرح وہ حصہ آمد کی ادائیگی کو بھی دیگر ہر قسم کی ضروریات اور دیگر مالی تحریکات پر فوقیت دیں۔ تاکہ ان کا عہد دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا شاندار طور پر پورا ہوتا رہے۔ اور اس میں کسی قسم کا تخلف نہ رہے دیگر مالی تحریکات پر حصہ آمد کی فوقیت کا اندازہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مندرجہ ذیل ارشاد سے بھی لگایا جا سکتا ہے:-

"وصیت کی معافی کا حق مجھے بھی نہیں یہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بنایا ہوا قانون ہے اور الٰہی حکم سے تھا میں چندوں کو معاف کر سکتا ہوں اور کر دیتا ہوں جو میری طرف سے مقرر کئے جائیں"۔

اس ارشاد سے حصہ آمد کو دوسری مالی تحریکات پر جو فوقیت ہے وہ ظاہر ہے اور حفظ مراتب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

امانت تحریک جدید کی اہمیت

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں"

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

اعلان وظائف

ایک مخیر دوست چند ایسے طالب علموں کو اخراجات تعلیم کے لئے وظائف دینا چاہتے ہیں جو اخراجات تعلیم میسر نہ آنے کی وجہ سے تعلیم چھوڑ بیٹھے ہوں اور ان کا سابقہ ریکارڈ تعلیم نہایت اچھا ہو۔ تمام درخواستیں مکمل کوائف کے ساتھ پریذیڈنٹ صاحبان کی تصدیق کے ساتھ بنام ع - ا معرفت مینجر صاحب الفضل ربوہ آنی چاہئیں۔

نہایت زرخیز قطعہ اراضی

کل رقبہ یک جائی ۱/۲ ۳۰ ایکڑ بارہ ماہی وافر پانی آباد شدہ ضلع سانگھڑ علاقہ سندھ میں قابل فروخت ہے قبضہ فوری۔ سارا گاؤں احمدی پنجابی مالکان اراضی نفضل عمر گوٹھ نامی میں واقع ہے ایک فوری ضرورت کی وجہ سے فروخت کیا جا رہا ہے ضرورت مند احباب مجھ سے خط و کتابت کریں یا خود ملیں۔

چوہدری عبداللطیف مالک پاؤنیر الیکٹرک کمپنی حرم گیٹ ملتان فون نمبر ۲۷۳۸

نصرت نٹنگ پیڈ

احباب جماعت
کے پسندیدہ پیڈ ہیں
کیونکہ ان پر
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
اور اشعار

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار۔ پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار درج ہیں یہ ہر گھر میں ہر قسم کے پیڈوں کی ضرورت ہے احباب ذریعہ فرمائیں ربوہ تشریف لانے پر خرید یں یا بذریعہ وی پی منگوائیں قیمت [illegible] جو احباب اپنے ناموں کے پیڈ چھپوانا چاہیں ... سبحان اللہ ... مینجر نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ

مشتہرین کرام سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور تحریر فرمایا کریں

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینجر روزنامہ الفضل ربوہ سے خط و کتابت کیا کریں

بواسیر خونی بادی **پائلز کیور**
کے صرف ایک کورس سے جڑ سے ختم!
تسلی کیلئے نمونہ کی خوراک بالکل مفت
مکمل کورس ۱۰/- ڈاک خرچ ۵۰/- اسٹاکسٹوں کو معقول کمیشن
... رجسٹرڈ ...
ڈاکٹر راجہ ہومیو میڈیکل کمپنی گولبازار ربوہ

دوائی فضل الٰہی اولادِ نرینہ کیلئے دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس نو ماہ سولہ روپے

اِسلام کی ایک امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس نے صفاتِ الٰہیہ کا مکمل نقشہ پیش کیا ہے

صفاتِ الٰہیہ کا ایسا تفصیلی ذکر پہلی الہامی کتب میں سے کسی کتاب میں بھی نہیں پایا جاتا

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے مذاہب پر اسلام کی ایک امتیازی خصوصیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"اسلام کو دوسرے مذاہب پر جو امتیازی خصوصیات حاصل ہیں اُن میں سے ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اسلام نے صفاتِ الٰہیہ کا ایک ایسا مکمل نقشہ پیش کیا ہے جو پہلی الہامی کتب میں سے کسی کتاب میں بھی نہیں پایا جاتا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جہاں تک خدا تعالےٰ کی ہستی کو پیش کرنے کا سوال ہے دُنیا کی ہر الہامی کتاب نے اس کے وجود کو پیش کیا ہے اور اُس پر ایمان لانے کی اہمیت کو ظاہر کیا ہے کیونکہ مذہب کا نقطۂ مرکزی اللہ تعالےٰ کی ذات ہے اور اگر کوئی مذہب اللہ تعالےٰ کو ہی پیش نہ کرے تو اس کا وجود اور عدم برابر ہو جاتا ہے مگر یہ کہ خدا تعالےٰ اپنی ذات میں کیا صفات رکھتا ہے یا اپنے بندوں سے وہ کس رنگ میں تعلقات رکھتا اور ان سے سلوک کرتا ہے اُن امور پر اُن کتب میں کوئی تفصیلی روشنی نہیں ڈالی گئی ... ...

مجھے یاد ہے ایک دفعہ مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک جرمن نومسلم نے مجھ سے کوئی سوال کیا ہے جس کے جواب میں مَیں نے اللہ تعالےٰ کی بعض صفات پیش کی ہیں جن میں سے ایک رَبّ بھی ہے اس پر اُس جرمن نومسلم نے کہا کہ ان صفات کا ذکر تو بائیبل میں بھی آتا ہے اس فقرہ کے دونوں معنے ہو سکتے تھے۔ یہ بھی کہ چونکہ بائیبل میں بھی بعض صفات کا ذکر ہے اس لئے یہ دلائل عیسائیوں پر بھی اثر کر سکتے ہیں اور یہ معنے بھی ہو سکتے تھے کہ گویا قرآن کریم بائیبل کی نقل کرتا ہے مَیں نے ان دونوں معنوں کا خیال کر کے دل میں سوچا کہ یہ نومسلم ہیں ایسا نہ ہو کہ ان کے دل میں یہ خیال آیا ہو کہ قرآن کریم کی بہت سی تعلیم بائیبل سے ملتی جلتی ہے پھر اس کی فضیلت کیا ہوئی۔ اس خیال کے پیدا ہونے پر میں نے بڑے جوش سے ان کے سامنے تقریر شروع کی کہ بائیبل میں جو یہ صفات آئی ہیں ان سے قرآنی صفات کو امتیاز حاصل ہے۔ بائیبل میں محض رسمی ناموں کے طور پر وہ صفات بیان کی گئی ہیں۔ اور قرآن کریم نے ان صفات کی باریکیوں کو بیان کیا ہے اور اُن کے راز بیان کئے ہیں چنانچہ میں نے کہا دیکھو رَبّ کا لفظ ہے بائیبل نے بھی خدا تعالےٰ کو پیدا کرنے والا یا پالنے والا کہا ہے یا زمین و آسمان کا خالق کہا ہے لیکن قرآن کریم یہ نہیں کہتا بلکہ قرآن کریم سورہ فاتحہ میں خدا تعالےٰ کو رب العالمین کے طور پر پیش کرتا ہے اور لفظ رَبّ اور لفظ عالمین دونوں اپنے اندر امتیازی شان رکھتے ہیں رب صرف اسی مضمون پر دلالت نہیں کرتا کہ وہ پیدا کرنے والا ہے اور پالنے والا ہے بلکہ اس امر پر بھی دلالت کرتا ہے کہ وہ نہایت ہی مناسب طور پر انسان کی باریک در باریک قوتوں کو درجہ بدرجہ اور مناسب حال ترقی دیتا چلا جاتا ہے اور عالمین کا لفظ محض زمین اور آسمان پر دلالت نہیں کرتا بلکہ زمین و آسمان کے علاوہ مختلف اصناف کی مختلف کیفیتوں پر بھی دلالت کرتا ہے اور یہ مضمون پہلی کتب میں بالکل بیان نہیں ہوا مثلاً عالمین میں جہاں یہ مُراد ہے کہ اس جہان کا بھی رب ہے اگلے جہان کا بھی رب ہے آسمانوں کا بھی رب ہے اور زمینوں کا بھی رب ہے وہاں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ عالمِ اجسام اور عالمِ ارواح اور عالمِ نساء اور عالمِ رجال اور پھر عالمِ فکر اور عالمِ شعور اور عالمِ تصور اور عالمِ تقدیر اور عالمِ عقل ان سب کا بھی وہ رب ہے۔ یعنی وہ صرف روٹی ہی مہیا نہیں کرتا وہ صرف اپنی چیزوں کو مہیا نہیں کرتا جو جسموں کو پالنے والی ہیں بلکہ وہ ارواح کے پالنے کا بھی سامان کرتا ہے اور پھر مختلف تقاضے جو انسان کی فطرت میں پائے جاتے ہیں ان میں سے ہر ایک کی نشوونما کے لئے اس نے قرآن کریم میں تعلیم دی ہے چنانچہ اس قسم کے مضمون پر میں تفصیلی لیکچر ان کے سامنے دے رہا ہوں اور خود مجھے بھی نہایت لذت اور سرور حاصل ہو رہا ہے اور میں محسوس کرتا ہوں کہ ایک نیا مضمون اور نئی کیفیت میرے اندر پیدا ہو رہی ہے یہی لیکچر دیتے دیتے میری آنکھ کھل گئی۔"

(تفسیر کبیر سورہ الشعراء صفحہ ۱۹۵ تا ۱۹۷)

انصار اللہ کے لئے لمحۂ فکریہ

اس زمانہ میں دین کی خدمت کرنے والوں کا بلند مقام

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں :-

۱۔ "ایک ہماری جماعت ہی ہے جس کا ایثار محض خدا کے لئے ہوتا ہے اور جس کے سامنے کوئی ذاتی مقصد نہیں ... بلکہ اس کا مقصد محض یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کی حکومت دنیا میں قائم ہو اور اس کا جلال لوگوں پر ظاہر ہو۔"

۲۔ اگر ہم اپنے فرائض کو صحیح طور پر ادا کریں گے تو دُنیا کی آئندہ اصلاح کے ہم بانی ہوں گے اور جو عظیم الشّان تغیر پیدا ہو گا۔ اس کے ثواب کے حقدار ہوں گے۔"

۳۔ اس زمانہ میں کام کرنے والوں کو وہ ایسا مقام دے گا کہ دُنیا حسد اور رشک کی نگاہوں سے اسے دیکھے گی۔" نیز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"اب وقت آگیا ہے کہ ہم انتہائی قربانیاں اس کے (خدا تعالےٰ کے) حضور پیش کر دیں تاکہ وہ انتہائی فضلوں کی بارش ہم پر کرے اور ہمیں اپنا مقصد اور ہمیں اپنا مدعا حاصل ہو جائے ... ... ہر طرف اللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کا جلوہ ہمیں نظر آئے۔"

اس مقام کو حاصل کرنے کے لئے انصار اللہ کی عمر میں پہنچ کر بدرجہ اولیٰ کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اس عمر کے بعد پھر اصلاح احوال کے لئے انسان کوئی مزید موقعہ نہیں پا سکتا۔ لہٰذا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کی جو خدمت ہم انصار اللہ کے سپرد فرمائی ہے اسے دل و جان سے بجا لانا تمام انصار کا فرض اولین ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کے ساتھ ہو آمین ثم آمین

قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

تقریب شادی

ربوہ ۸ ر امان ۱۳۴۹ ہش۔ مطابق ۸ مارچ ۱۹۷۰ء بروز اتوار عزیزہ اختری خانم صاحبہ بنت محترم راجہ فضل داد خان صاحب مرحوم آف ڈلوال ضلع جہلم اور پروفیسر ظفر احمد صاحب ابن محترم راجہ محمود احمد صاحب مرحوم آف سرگودہا کی تقریب شادی عمل آئی۔

بارات مکرم جناب ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ سرگودہا کی سربراہی میں موٹر کاروں کے ذریعہ سرگودہا سے اسی روز ساڑھے بارہ بجے دوپہر ربوہ پہنچی جہاں دلہن کے بھائی مکرم راجہ نصر اللہ خان صاحب کے مکان واقعہ دار الصدر غربی پر دلہن کے سب سے بڑے بھائی مکرم بیرم خان صاحب آف ڈلوال نے بارات کا استقبال کیا۔

تقریب رخصتانہ تین بجے سہ پہر منعقد ہوئی تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد پہلے محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر دونوں کے نکاح کا اعلان کیا اور پھر رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے تقریب رخصتانہ کے اختتام پر بارات واپس سرگودہا روانہ ہوئی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین

درخواست دعا

میری نانی صاحبہ والدہ چوہدری مبشر احمد صاحب رائے ونڈی آجکل انفلوئنزا میں مبتلا ہیں ضعیفی کے باعث نقاہت بہت بڑھ گئی ہے احباب جماعت حسد مندانہ درخواست دعا ہے (سفیر احمد باجوہ دار البرکات ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۰